السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص مسلمان دین اسلام کو چھوڑ کر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیب وتکذیب کر کے مرتد یعنی عیسائی ہو پھر اسی طرح عرصہ مدیدہ تک قرآن و پیغمبر علیہ السلام کی تسبیب وتکذیب کرتا رہا ہو اور امہات المومنین وصحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے حق میں کلمات بے ادبانہ اور نعوذ باللہ منہما واسطے ترویج دینے اس دین کے قصص ماضیہ کا ذبہ مثل قصہ قذف صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا خلط مع خلط صد کز بہائے دیگر بیان کرتا رہا ہو اور بعد اس مدت مدیدہ کے مطابق رواج توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل اور زمرہ مسلمین میں شامل ہونا چاہیے تو اس کی توبہ عندالشرع مقبول ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ صورت مرقومہ میں ایسے شخص پر تین وجھوں سے کفر عائد ہوتا ہے اول بسبب گالی دینے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

"وقال محمد بن سحنون: أجمع العلماء علی أن شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتنقص له کافر، والوعید جار علیه بعذاب اللہ له، وحکمه عند الأمة القتل ومن شک فی کفره وعذابه کفر" [1]

ووديم بسبب تبدیل دین کے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الـٔاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ٨٥ ... سورة آل عمران[2]

سویم بسبب معبود ماننے کے عیسیٰ علیہ السلام کو اور قائل ہونے تثلیث کے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَد كَفَرَ الَّذينَ قالوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ المَسيحُ ابنُ مَريَمَ ٧٢ ... سورة المائدة[3]

لَقَد كَفَرَ الَّذينَ قالوا إِنَّ اللَّهَ ثالِثُ ثَلـٰثَةٍ وَما مِن إِلـٰهٍ إِلّا إِلـٰهٌ وٰحِدٌ... ٧٣ ... سورة المائدة

ان تین وجھوں میں ایسا شخص واجب القتل ہے اول بسبب گالی دینے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو:

"عن أبي برزة قال: "کنت عند أبي بکر رضی اللہ عنه فتغیظ علی رجل فاشتد علیه فقلت: تأذن لي یا خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أضرب عنقه قال: فأذهبت کلمتي غضبه فقام فدخل فأرسل إلي فقال: ما الذي قلت آنفا؟ قلت: ائذن لی أضرب عنقه قال: أکنت فاعلا لو أمرتک؟ قلت: نعم قال: لا واللہ ما کانت لبشر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم". (رواه ابوداؤد)[4]

"قال ابن المنذر رحمه اللہ: "أجمع عامة أهل العلم علی أن من سب النبي صلی اللہ علیه وسلم علیها القتل" انتہی

سوئم بسبب ترک وتبدیل دین کے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم "من بدل دینه فاقتلوه"

عن ابنِ مسعودٍ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- قالَ: قالَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لا يَحِلُّ دَمُ امرِئٍ مُسلِمٍ يَشْهَدُ أَن لا إلهَ إلا اللهُ وأَنِّي رسولُ اللهِ إلَّا بإحدى ثلاثٍ: الثَّيِّبِ الزَّانِي، والنَّفْسِ بالنَّفْسِ، والتَّارِكِ لِدِينِه المُفَارِقِ للجَماعةِ"). رواه البخاريُّ ومسلمٌ)[5]

ابن رجب نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

"وأما ترک الدین ومفارقة الجماعة فمعناه الارتداد عن دین الإسلام" [6]

"واتفقوا علی أن المرتد عن الإسلام یجب علیه القتل" [7]

چہارم بسبب شرک کے۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ 5 ... سورۃ التوبۃ

جس شخص میں یہ مذکورہ بالا وصف ہوں بحکم قرآن وحدیث و باتفاق صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ وائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہ (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وامام مالک رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا کافر واجب القتل ہے۔ اب رہی یہ بات کہ یہ شخص مذکور توبہ کر کے اپنی باقی زندگی کو دائرہ اسلام میں بآرام گزارنا چاہے تو اس کی توبہ قبول کر کے اسلام اس کو پناہ دیتا ہے یا نہیں فاقول وباللہ التوفیق جو شخص موصوف باین اوصاف ثلثہ کہ جن میں ایک سب نبی بھی ہے ہو اس کو اسلام ہرگز پناہ نہیں دے گا بلکہ حداً اس کے قتل کے درپے ہوگا۔

"قال أبو بكر بن المنذر: أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي صلى الله عليه وسلم: «يقتل»، وممن قال ذلك: مالك بن أنس، والليث، وأحمد، وإسحق، وهو مذهب الشافعي قال القاضي عياض: وبمثله قال أبو حنيفة وأصحابه، والثوري وأهل الكوفة والأوزاعي وقال محمد بن سحنون "[8]

فتاویٰ بزازیہ میں ہے:

اگر کوئی آدمی کسی نبی کو گالی دے کر مرتد ہوا ہو تو اس کو حد کے طور پر قتل کیا جائے اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔ اشباہ میں ہے کہ مست آدمی اگر اسلام کا انکار کرے تو اسے مرتد نہیں کہا جائے گا اور اگر مست آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے کر مرتد ہوا ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

اور صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ نے لکھا ہے:

جو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے اور گالی دینے والا تو بطرح اولی مرتد ہوگا ہمارے نزدیک اس کو حد کے طور پر قتل کیا جائے اگر توبہ کرے تو بھی اس کو قتل کیا جائے بمسوط میں ہے اس کو قتل کیا جائے یا زندہ رکھ کر سزا دی جائے لیکن اس کی توبہ قبول نہ کی جائے امام کو اختیار ہے کہ خواہ اسے سولی دے یا قتل کرے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا عیب لگائے یا ان کی شان گھٹائے اسے قتل کر دیا جائے خواہ مسلمان ہو یا کافر اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے "صارم المسلول" میں حنابلہ کا بھی یہی مذہب بیان کیا ہے۔ ابوخطاب نے کہا اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر تہمت لگائے تو اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے۔

شرح درمختار میں ہے:

حنابلہ کا مذہب بھی مالکیہ کے قریب قریب ہے امام احمد کہتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور آپ کی والدہ پر اگر تہمت لگائے تو بھی توبہ قبول نہ کی جائے۔

تو معلوم ہوا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے کر مرتد ہو جائے تو اس کی توبہ قبول نہیں بلکہ اس کی حد قتل ہے یہی مذہب ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور اسی طرف گئے ہیں مالکیہ وشافعیہ وحنابلہ مع اپنے ماموں کے اور یہی مسلک ہے امام لیث بن سعد واسحاق بن راہویہ کا اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ امام ابن ہمام وصاحب بزازیہ نے حنفیہ میں سے فقط۔

جواب الجواب۔ شخص مذکور کے جمیع افعال سے اگرچہ ایک فعل سب نبی ہے تو بھی اس کی توبہ عند الشرع مقبول ہے اور یہ بات بیسیوں آیات واحادیث سے ثابت ہے و نیز فقہ میں اس کے لیے متعدد شہادتیں موجود ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ 39 ... سورۃ المائدۃ

یعنی پھر جو کوئی توبہ کرنے کے بعد ظلم اپنے کے اور نیکی کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

صحیح مسلم میں ہے:

"وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ)" (مشکوۃ شریف باب الاستغفار والتوبۃ)

"یعنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص توبہ کرے قبل اس کے کہ آفتاب پچھم سے طلوع ہو تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ان دونوں آیت وحدیث میں کسی خاص گناہ کرنے والے کا ذکر نہیں ہے بلکہ دونوں میں من کا لفظ واقع ہے جو ہر گناہ کرنے والے کو شامل ہے۔ لہذا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص توبہ کرے خواہ سب نبی کرنے والا ہو یا کوئی اور گناہ کرنے والا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے پس ان دونوں دلیلوں سے سب نبی کرنے والے کی توبہ کا قبول ہونا ثابت ہوا۔ یہ دو دلیلیں قرآن وحدیث سے نمونہ کے طور پر بیان کی گئی ہیں اب چند شہادتیں فقہ سے بیان کی جاتی ہیں۔

شہادت اول۔ ردالمختار صفحہ 449 جلد 3 حاشیہ درمختار میں ہے:

"قال الإمام خاتمة المجتهدين الشيخ تقي الدين السبكي في كتابه (السيف المسلول على من سب الرسول): حاصل المنقول عند الشافعية أنه متى لم يسلم قتل قطعا ومتى أسلم، فإن كان السب قذفا فالأوجه الثلاثة هل يقتل أو يجلد أو لا شيء، وإن كان غير قذف فلا أعرف فيه نقلا للشافعية غير قبول توبته وللحنفية في قبول توبته قريب من الشافعية، ولا يوجد للحنفية غير قبول التوبة. وأما الحنابلة فكلامهم قريب من كلام المالكية والمشهور عن أحمد عدم قبول توبته وعنه رواية بقبولها فمذهبه كمذهب مالك سواء، هذا تحرير المنقول في ذلك اهـ ملخصا، فهذا أيضا صريح في أن مذهب الحنفية القبول وأنه لا قول لهم بخلافه "[9]

اس روایت سے ثابت ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ شخص مذکور کی توبہ قبول ہوگی۔

شہادت دوم۔ نیز ردالمختار صفحہ 449 جلد 3 میں ہے:

"وقد سبقه الی نقل ذلک أیضا شیخ الاسلام تقی الدین أحمد بن تیمیة الحنبلی فی کتابه [الصارم المسلول علی شاتم الرسول صلی الله علیه وسلم] کما رأیته فی نسخة سنة قدیمة علیها خطه حیث قال : وکذلک ذکر جماعة آخرون من أصحابنا أی الحنابلة أنه یقتل ساب الرسول صلی الله علیه وسلم ولا تقبل توبته سواء کان مسلما أو کافرا ، وعامة هؤلاء لما ذکروا المسألة قالوا خلافا لأبی حنیفة والشافعی وقولهما أی أبی حنیفة والشافعی وإن کان مسلما یستتاب ، فإن تاب وإلا قتل کالمرتد وإن کان ذمیا ، فقال أبو حنیفة لا ینتقض عهده ثم قال بعد ورقة قال أبو الخطاب : إذا قذف أم النبی صلی الله علیه وسلم لا تقبل توبته ، وفی الکافر إذا سبها ثم أسلم روایتان وقال أبو حنیفة والشافعی : تقبل توبته فی الحالین اهـ ثم قال فی محل آخر قد ذکرنا أن المشهور عن مالک وأحمد أنه لا یستتاب ولا یسقط القتل عنه ، وهو قول اللیث بن سعد . وذکر القاضی عیاض أنه المشهور من قول السلف وجمهور العلماء ، وهو أحد الوجهین لأصحاب الشافعی وحکی عن مالک وأحمد أنه تقبل توبته ، وهو قول أبی حنیفة وأصحابه ، وهو المشهور من مذهب الشافعی بناء علی قبول توبة المرتد .
فهذا صریح کلام القاضی عیاض فی الشفاء والسبکی وابن تیمیة وأئمة مذهبه علی أن مذهب الحنفیة قبول التوبة بلا حکایة قول آخر عنهم ، وإنما حکوا الخلاف فی بقیة المذاهب ، وکفی بهؤلاء حجة لو لم یوجد النقل کذلک فی کتب مذهبنا التی قبل البزازی ومن تبعه مع أنه موجود أیضا کما یأتی فی کلام الشارح قریبا "[10]

اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ توبہ کا قبول ہونا۔ یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی منقول ہے۔

شہادت سوم۔ ونیز شامی صفحہ 450 جلد 3 میں ہے :

"[11]وکذلک کتب شیخ مشایخنا الرحمتی هنا علی نسخته أن مقتضی کلام الشفاء وابن أبی جمرة فی شرح مختصر البخاری فی حدیث «إن فریضة الحج أدرکت أبی » الخ "أن مذهب أبی حنیفة والشافعی حکمه حکم المرتد ، وقد علم أن المرتد تقبل توبته کما نقله هنا عن المنتقی وغیره ....المذهب کمذهب الشافعی قبول توبته کما هو روایة ضعیفة عن مالک وأن تحتم قتله مذهب مالک ، وما عداه فإنه إنما نقل عن غیر أهل المذهب أو طرة مجهول لم یعلم کاتبها فکن علی بصیرة فی الأحکام ، ولا تغتر بکل أمر مستغرب وتعظ عن الصواب ، والله تعالی أعلم "

اس روایت سے بھی ثابت ہوا کہ توبہ کا قبول ہونا یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

شہادت چہارم۔ ونیز شامی صفحہ 454 جلد 3 میں ہے :

"حاصل کلام یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا کافر ہے اس کا قتل جائز ہے ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے تو اس بات میں کہ اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کے نزدیک اس کی توبہ قبول ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک توبہ قبول نہیں اسے حد کے طور پر قتل کیا جائے گا۔"

اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ توبہ مقبول ہوگی ان چاروں روایتوں سے صاف ثابت ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ توبہ مقبول ہوگی اور دوسری روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ مذہب منقول ہے لہذا ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ کا یہ مذہب ہے اب پوری تقریر سے معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کہ توبہ مقبول ہوگی اور یہی ائمہ اربعہ کا مذہب ہے باقی رہا جواب اول سو اس کے اخیر میں جو یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص موصوف ہو بایں اوصاف ثلاثہ کہ جن میں سب نبی بھی ہے اس کو اسلام ہرگز پناہ نہیں دے گا بلکہ اس کے قتل کے درپے ہوگا سو یہ بات قابل تسلیم نہیں ہے جواب مذکور میں اس دعوے کے ثبوت میں کوئی شرعی دلیل مذکور نہیں ہے اور نہ اس کے لیے کوئی شرعی دلیل ملتی ہے اور جواب مذکور کی پہلی روایت میں جو اجماع مذکور ہے وہ سب نبی کرنے والے کے قتل کرنے کے بارے میں ہے اس کی توبہ مقبول نہ ہونے کے بارے میں نہیں ہے چنانچہ روایت مذکورہ کی عبارت سے ظاہر ہے اس کے علاوہ جواب مذکور میں جو روایات فقہیہ منقول ہیں وہ سب مخدوش ہیں۔

پہلی روایت اول تو اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس میں کسی کتاب کا حوالہ نہیں ہے اور یہ بات علت سے خالی نہیں ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ روایت شامی صفحہ 448 جلد 3 میں بحوالہ شفاء قاضی یوں مذکور ہے :

"قال أبو بکر بن المنذر : أجمع عوام أهل العلم علی أن من سب النبی صلی الله علیه وسلم : « یقتل »، وممن قال ذلک : مالک بن أنس ، واللیث ، وأحمد ، وإسحق ، وهو مذهب الشافعی قال القاضی عیاض : وبمثله قال أبو حنیفة وأصحابه والثوری وأهل الکوفة والأوزاعی فی المسلم ، لکنهم قالوا : هی ردة وروی مثله الولید بن مسلم عن مالک : وروی الطبرانی مثله عن أبی حنیفة وأصحابه فیمن ینقصه أو بریء منه أو کذبه اهـ "[12]

اس عبارت میں ولید ابن مسلم کی جو روایت ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ شخص مذکور کی توبہ قبول ہوگی چنانچہ شامی میں جو اس روایت کا حاصل لکھا ہے اس میں یوں مرقوم ہے :

"ولید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرح نقل کیا ہے تو گویا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایتیں ہوئیں توبہ کا قبول ہونا اور نہ ہونا اور آخری قول زیادہ مشہور ہے"

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس روایت میں عدم قبول توبہ جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب قرار دیا گیا ہے یہ غیر مشہور مذہب ہے اور آپ کا مشہور مذہب یہی ہے کہ توبہ قبول ہوگی چنانچہ شامی میں روایت مذکورہ کی تحت میں یوں مرقوم ہے :

"ثم إن ما نقله عن الشافعی خلاف المشهور عنه والمشهور قبول التوبة علی تفصیل فیه "[13]

اور دوسری عبارت جو بحوالہ فتاوی بزازیہ منقول ہے وہ اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس کو علامہ شامی نے رد کر دیا۔ ہے اور یہ کہا ہے کہ اس بارے میں بزازی سے بڑا تساہل ہوا ہے اور اسی وجہ سے عامہ متاخرین سے اس بارے میں خطا ہوئی ہے چنانچہ شامی صفحہ 450 جلد 3 میں ہے :

"والبزازی تبع صاحب السیف المسلول) الذی قاله البزازی : إنه یقتل حدا ، ولا توبة له أصلا ، سواء بعد القدرة علیه والشهادة ، أو جاء تائبا من قبل نفسه کالزندیق لأنه حد وجب ، فلا یسقط بالتوبة ولا یتصور فیه خلاف لأحد ، لأنه تعلق به حق العبد إلی أن قال : ودلائل المسألة تعرف فی کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول اه . وهذا کلام یقتضی منه غایة العجب ، کیف یقول لا یتصور فیه خلاف لأحد بعد ما وقع فیه الأئمة المجتهدین مع صدق الناقلین عنهم کما أسمعناک وعزوه المسألة إلی کتاب الصارم المسلول وهو ابن تیمیة الحنبلی یدل علی أنه لم یتصفح ما نقلناه عنه من التصریح بأن مذهب الحنفیة والشافعیة قبول التوبة فی مواضع متعددة ، وکذلک صرح به السبکی فی السیف المسلول والقاضی عیاض فی الشفاء کما سمعته ، مع أن

عبارة البزازي بطولها أكثرها مأخوذ من الشفاء فقد علم أن البزازي قد تساهل غاية التساهل في نقل هذه المسألة، وليته حيث لم يعزها عن أحد من أهل مذهبنا لم استند إلى ما في الشفاء والصارم، أو من النظر في المراجعة حتى يرى ما هو صريح في خلاف ما فهمه ممن نقل المسألة عنهم، ولا حول ولا قوة إلا بالله العليم العظيم فلقد صار هذا التساهل سببا لوقوع المتأخرين عنه في الخطأ حيث اعتمدوا على نقله وقلدوه في ذلك، ولم يتقل أحد منهم المسألة عن كتاب من كتب الحنفية، لمن المنقول قبل حدوث هذا القول من البزازي في كتبنا وكتب غيرنا خلافه "[14]

ونیز روایت مذکورہ کو علامہ چلپی نے بھی رد کیا ہے چنانچہ علامہ مذکور نے خاص بزازی کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے چنانچہ شامی صفحہ 451۔ جلد3 میں ہے :

"حسام جلبي ورسالته في الرد على البزازي، وما فيها من تتبع كتب الحنفية، وبيان الغلط ومنشئه : ألف العلامة النحرير الشهير بحسام جلبي رسالة في الرد على البزازي وقال في آخرها : (وبالجملة قد تتبعنا كتب الحنفية فلم نجد القول بعدم قبول توبة الساب عندهم سوى ما في البزازية، وقد علمت بطلانه ومنشأ غلطه أول الرسالة "[15]

اورچوتھی روایت جو بحوالہ اشباہ منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس کو علامہ حموی نے حاشیہ اشباہ میں رد کردیا ہے چنانچہ شامی صفحہ 451 جلد3 میں ہے :

"قال الحموي في حاشية الأشباه نقلا عن بعض العلماء : (إن ما ذكره صاحب الأشباه من عدم قبول التوبة مقدا نكره عليه أهل عصره وأن ذلك إنما يحفظ لبعض أصحاب مالك كما نقله القاضي عياض وغيره أما على طريقتنا فلا "[16]

اورچوتھی روایت جو بحوالہ فتح القدیر مذکور ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس کو علامہ شامی نے رد کردیا ہے چنانچہ شامی صفحہ 52۔ جلد3 میں ہے :

"توجانتا ہے کہ یہ قاضی عیاض کے قول پر مبنی ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہے اور بزازی نے بھی اس کی اتباع کی ہے اور یہ تو تواچھی طرح جانتا ہے کہ ہمارا مذہب اس کے خلاف ہے اور قاضی عیاض نے بھی اس کی تصریح کی ہے "

اورپانچویں روایت جو بحوالہ بسوط منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس میں دو ہی روایتیں مذکور ہیں ایک تو عثمان بن کنانہ کی اور دوسری ابن مصعب کی اور دونوں ہی مخدوش میں پہلی روایت تو اس وجہ سے مخدوش ہے ہ اس میں عدم قبول توبہ کا ذکر ہی نہیں ہے کیونکہ اس میں صرف لم یستتب کا لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ توبہ طلب نہیں کی جاوے گی اور اس کے بعد جو تفیر کے طور پر (اولم تقبل توبة) لکھا ہے یہ کسی طرح معتبر نہیں ہوسکتا کیونکہ اصل لفظ کے بالکل خلاف ہے اور دوسری اس وجہ سے مخدوش ہے کہ ظاہر میں یہ وہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جن سے قبول توبہ بھی منقول ہے جیسا کہ روایت اول کے جواب میں مذکور ہوچکا ہے ۔ اورچھٹی روایت جو بحوالہ صارم مسللول منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حنبلیوں کا مذہب یہ ہے کہ توبہ مقبول نہ ہوگی چنانچہ سب نبی کرنے والے کی توبہ مقبول نہیں لیکن اس کے نیچے متصل ہی یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ توبہ مقبول ہوگی چنانچہ جواب میں جو فقہی شہادتیں لکھی گئی ہیں ان میں شہادت دوم میں پوری عبارت موجود ہے جبکہ دواماموں کا مذہب یہ ہواکہ توبہ مقبول ہوگی تو صرف حنبلیوں کے مذہب کو کوئی ترجیح نہیں کہ حجت کے طور پر نقل کیا جاوے ۔

اورساتویں روایت جو بحوالہ شامی منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس میں جو بیچ کا جملہ ہے ۔ یعنی :

"والمشهور عن أحمد عدم قبول توبته "[17]

اس کے بعد یہ جملہ بھی ہے وعنہ روایہ بقبولھا جو نقل کرنے میں چھوڑدیا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے قبول توبہ کی روایت منقول ہے اور اس روایت میں جو اخیر کا جملہ ہے ۔ یعنی (وقال ابوالخطاب) اس کے بعد یہ جملہ بھی ہے :

"وقال أبو حنيفة والشافعي : تُقبل توبته في الحالين "

جو نقل کرنے میں چھوڑدیا گیا ہے ۔ جس سے ثاب ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ توبہ مقبول ہوگی اور جب ان دونوں اماموں کا یہ مذہب ٹھیرا تو صرف ابوالخطاب کے قول کو کوئی ترجیح نہیں کہ دلیل کے طور پر نقل کیا جاوے اس چھٹی روایت کی نقل میں نہایت قطع وبرید ہوئی ہے کیونکہ اس روایت کے پہلے جملے (واما الحنابلہ) اور اخیر جملہ (وقال ابوالخطاب) کے درمیان اصل کتاب شامی میں کوئی چھ سطریں حائل ہیں اور دونوں جملے ماقبل اور مابعد سے کاٹ کاٹ کر نقل کیئے گئے ہیں ۔ اس روایت کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی تصدیق فقہی شہادتوں میں پہلی اور دوسری شہادت میں موجود ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم حررہ ابو محمد عبدالحق اعظم گڑھی عفی عنہ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1]۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا یا ان کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اس کے لیے اللہ کے عذاب کی وعید ہے اور اُمت کے نزدیک اس کے لیے حکم قتل ہے اور جو اس کے کفر یا عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے ۔

[2] ۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھائے گا۔

[3] ۔ وہ لوگ کافر ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہی خدا ہے (آیت) اور وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ خدا صرف ایک ہی ہے ۔

[4]۔ ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا آپ ایک آدمی پر سخت ناراض ہوئے میں نے کہا مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کردوں ۔ میرے اس کہنے سے آپ کا غصہ فرو ہوگیا، مجھے اندر بلایا اور کہا تو نے کیا کلمہ کہا تھا ۔ میں نے اپنی بات دہرائی کہنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنے والے کے سوا کسی اور کو قتل نہیں کیا جاسکتا ۔ قاضی ابوبکر بن منذر کہتے ہیں کہ تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کیا جائے مالک بن انس ۔ لیث بن سعد ۔ اما احمد اسحاق بن راہویہ ۔ امام شافعی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب تھا ۔ اور ان کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں ہے ابوبکر فارسی شافعی کا قول ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی تہمت لگائے وہ بالاتفاق علماء کافر ہے اگر توبہ کرجائے تو پھر بھی اس کو قتل کیا جائے کیونکہ اس کی تہمت کی سزا قتل ہے ۔ اور قذف کی حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے متعلق عراقیوں کا فتوی ہے کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں کیا یہ صحیح ہے ؟ تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ غصے میں بپھر گئے اور کہا نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو درکنار صحابہ کو گالی دینے والے کو بھی قتل کیا جائے۔

[5] ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین بدل دے اس کو قتل کردو اور فرمایا مسلمان آدمی کا خون صرف تین چیزوں سے ۔

1۔ شادی شدہ ایسا کرے تو اس کو سنگسار کردیا جائے ۔

2۔ قاتل کو مقتول کے بدلے کیا جائے ۔

3۔ یا دین چھوڑ کر جماعت سے الگ ہو جائے ۔

[6] ۔ ترک دین اور جماعت سے الگ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام سے مرتد ہو جائے ۔

[7] ۔ مرتد ہونا اسلام سے تعلق منقطع کرنے کا نام ہے ۔ خواہ قول سے ہو یا فعل اور نیت سے ۔ تمام ائمۃ کا اتفاق ہے جو اسلام سے مرتد ہو جانے اس کے لیے قتل واجب ہے ۔

[8]۔ قاضی ابو بکر نے کہا تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا قتل کیا جائے امام مالک لیث بن سعد ۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۔ اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب ہے اور ان کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں ہے ۔

[9]۔ شیخ تقی الدین سبکی نے اپنی کتاب "السیف للسلول" میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا اگر دوبارہ مسلمان نہ ہو تو اسے قتل کردیا جائے اور اگر اسلام لے آئے تو اگر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت لگائی ہو تو تین طرح کے اقوال ہیں "

1۔ اسے قتل کیا جائے گا۔

2۔ اسے کوڑے لگائے جائیں۔

3۔ اسے معاف کردیا جائے ۔

اور اگر تہمت نہ ہو تو احناف اور شوافع کے نزدیک اس کی توبہ قبول ہے ۔ حنابلہ اور مالکیہ کا ایک قول یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور دوسرا یہ کہ اس کی توبہ قبول ہے ۔

[10]۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے صارم المسلول میں لکھا ہے کہ حنابلہ کی ایک جماعت کا مذہب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کردیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر مسلمان ہے تو اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ اسے مرتد کی طرح قتل کردیا جائے ۔ اگر ذمی ہو تو اس کا عہد نہیں ٹوٹے گا ابو الخاب نے کہا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر تہمت لگائے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اگر کافر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کے متعلق دو روایتیں ہیں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں اور قتل کیا جائے گا ۔ لیث بن سعد کا بھی یہی مذہب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سلف میں جمہور علماء کا یہی مذہب تھا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول یہی ہے یہ روایت صریحاً دلالت کررہی ہے کہ احناف کے نزدیک متفقہ طور پر اس کی توبہ قبول ہے ۔

[11]۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی جمرہ کے قول کا خلاصہ شرح بخاری میں تحت حدیث : «إن فريضة الحج أدركت أبي» یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے لیے مرتد کا حکم تجویز کرتے ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ مرتد کی توبہ قبول ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا طرح ہے ۔

[12]۔ ابو بکر بن منذر نے کہا کہ علماء کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کیا جائے ۔ مالک بن انس ۔ لیث ۔ احمد ۔ اسحاق ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد ثوری اور اہل کوفہ واوزاعی کا بھی یہ قول ہے لیکن وہ اسے مرتد کہتے ہیں اور مرتد کی توبہ قبول کرتے ہیں ۔

[13] ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے جو عدم قبول توبہ نقل کیا گیا ہے یہ ان کے مشہور قول کے خلاف ہے ان کا مشہور قول یہی ہے کہ اس کی توبہ قبول ہے ۔

[14]۔ بزازی نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں ہے اسے حد کے طور پر قتل کیا جائے گا خواہ وہ توبہ از خود کرے یا ڈر کر کرے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے کیونکہ اس میں بندے کا حق ہے ۔ بزازی کا یہ کلام بڑا عجیب ہے معلوم نہیں اس نے کس طرح کہہ دیا ہے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے حالانکہ مجتہدین کا اس میں اختلاف موجود ہے بزازی نے اس قول کو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ حنبلی کی طرف منسوب کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری نقل کردہ تصریحات کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی کہ احناف و شوافع اس کی توبہ کے قائل ہیں ۔ قاضی عیاض نے اور سبکی نے اس کی تصریح کی ہے اور بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بزازی نے قاضی عیاض ہی سے زیادہ تر اس کو نقل کیا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بزازی نے اس مسئلہ میں انتہائی تعامل سے کام لیا ہے کاش کہ وہ صارم اور سبکی کی طرف رجوع کرنے کی بجائے اصل دلائل کی طرف توجہ کرتا تو اس پر اصل حقیقت منکشف ہو جاتی ۔ بزازی کا یہی تساہل بعد میں آنے والے فقہاء کے لیے مغالطہ کا سبب بن گیا کہ انہوں نے اس پر اعتماد کرکے تقلید کی ۔ اور کسی نے بھی اصل کتب کی طرف رجوع کرنے کی زحمت نہ اٹھائی اگر وہ توجہ کرتے تو احناف اور دوسرے مذاہب کی کتب میں اس کے خلاف دلائل معلوم کرلیتے ۔

[15]۔ کتاب نور العین جو کہ چلپی نے بزازی کے رد میں رسالہ لکھا ہے تحریر ہے کہ ہم نے حنفیہ کی کتابیں کھنگال ڈالیں ہمیں تو کوئی ایسا قول نہیں ملا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں ہے صرف بزازی نے لکھا ہے اور اس کو جہاں سے غلطی لگی ہے وہ بھی ہم نے شروع رسالہ میں بیان کردیا ہے ۔

[16] ۔ حمودی نے حاشیہ اشباہ میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ صاحب الاشباہ نے جو عدم قبول توبہ بیان کیا ہے اس کے زمانہ کے علماء نے اسکی تردید کی تھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعض پیرو اس کے ضرور قائل ہیں۔ (ہمارے) احناف کے علماء میں سے تو کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔

[17] ۔ امام احمد سے مشہور قول یہی ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد: 2، کتاب التوبہ: صفحہ: 54

محدث فتویٰ